روزنامہ
1913ء سے جاری شدہ
FR-10
الفضل
The ALFAZL Daily
ٹیلی فون نمبر 047-6213029
ایڈیٹر: عبدالسمیع خان
web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org
ہفتہ 27 ستمبر 2014ء یکم ذوالحج 1435 ہجری 27 تبوک 1393 ہش جلد 64-99 نمبر 221

آؤ بلبل چلیں

اِس غرض سے کہ زِندہ یہ ہوویں
ہم نے مرنا بھی دِل میں ٹھہرایا

بھر گیا باغ اب تو پھولوں سے
آؤ بلبل چلیں کہ وقت آیا

(درثمین)

اخلاق عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

حضرت مولوی عبدالکریم صاحب سیالکوٹی تحریر فرماتے ہیں۔

مجھے اس دعویٰ کا فخر حاصل ہے اور میرے دوست جانتے ہیں...... کہ یہ بجا فخر ہے کہ مجھے حضرت امام کی اندرونی زندگی سے زیادہ واقف ہونے کا موقعہ دیا ہے اور یہی وہ بات ہے جس نے مجھے آپ کی صداقت پر بڑا بھاری یقین دلایا ہے۔ میں نے آپ کے ہر معاملہ میں استقامت۔ کوہ وقاری متانت اور سکینت، جمعیت اور طمانیت دیکھی۔

ہتھکڑیوں کی دھمکی قتل کے منصوبے۔ قتل عمد کے جھوٹے مقدمے۔ کفر کے فتوے ناپاک اور خطرناک گالیوں کے اشتہار اور خطوط آئے۔ جن کو دیکھ کر اور سن کر دماغ پریشان ہو جاتا ہے۔ اور ایسی ایسی ناسزا باتیں پیش آئیں جو بڑے بڑے متین آدمی کو بھی حیران کر دیتی ہیں۔ مگر کبھی دیکھا نہیں گیا کہ حضرت اقدس نے پیشانی پر بل ڈال کر اس اثناء میں کسی کی طرف دیکھا ہو۔

میں قسم کھا کر کہتا ہوں کہ میں بسا اوقات بعض مکدر امور کی وجہ سے اداس ہوا ہوں۔ مگر حضرت کے پاک اور بشاش چہرے کو دیکھ کر طبیعت ایسی مسرور اور مشرح ہوگئی ہے۔ گویا بڑے عظیم الشان خوش بخش نظارہ کو دیکھا ہے۔ غرض یہ پاک انسان گھر میں بیٹھا ہے جب بھی خوش۔ اور دوستوں کے درمیان ہے تو خوش و خرم۔ سپرنٹنڈنٹ پولیس کے ساتھ مکان کی تلاشی دلا رہا ہے تو خوش وخرم۔

اب میں پوچھتا ہوں کہ یہ خلاف عادت وفطرت منجانب اللہ ہونے پر دلالت نہیں کرتی تو کہاں سے آئی۔

تم دیکھو گے کہ جب یہ خدا کا مامور راہ چلتا ہے تو کس طرح پر متانت کے ساتھ نظر بر پشت پا داشتہ گویا وقار اور متانت کا ایک پہاڑ ہے۔ تم نے کبھی نہ دیکھا ہوگا کہ سگ فطرت آدمی کبھی جمعیت کے ساتھ ایک رخ کو جاتا ہے۔ مگر حضرت اقدس ہیں کبھی دائیں بائیں نہیں دیکھتے یہ قوت قلب اور سکینت بتاتی ہے کہ ایک معشوق ذوالجلال ایسا سامنے ہے کہ نگاہ اس سے ہٹتی ہی نہیں۔

(الحکم 26 مئی 1935ء صفحہ 9)

یتیم کی کفالت ایک اہم فرض

حضرت مسیح موعود کی بعثت کے وقت سے خدمت خلق کا سلسلہ بھی شروع ہو گیا تھا۔ حضرت میر محمد اسحٰق صاحب یتامیٰ کی پرورش اور خبر گیری کیلئے اس قدر اہتمام فرماتے تھے کہ ایک مرتبہ یتامیٰ کے کھانے کیلئے ہوسٹل میں آٹا ختم ہو گیا۔ حضرت میر محمد اسحٰق صاحب نے تو فوری طور پر باوجود شدید علالت کے تانگہ منگوایا اور مخیرّ دوستوں کو تحریک کر کے آٹے کا بندوبست کیا۔

اس کے بعد خلفاء احمدیت کی ہدایات اور راہنمائی میں یہ نظام چلتا رہا حتیٰ کہ مارچ 1989ء میں صد سالہ جوبلی کے مبارک موقع پر حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے باقاعدہ طور پر کفالت یکصد یتامیٰ کے نام سے اس تحریک کا اجراء فرمایا اور فرمایا کہ اس مبارک اور تاریخی موقع پر شکرانہ کے طور پر جماعت احمدیہ ایک سو یتامیٰ کی کفالت کا ذمہ اٹھانے کا عہد کرتی ہے۔ چنانچہ یتامیٰ کی خدمات کے سائے بڑھتے بڑھتے آج قریباً 500 فیملیز کے 2 ہزار 7 صد یتامیٰ زیر کفالت ہیں۔

یتامیٰ کی کفالت اور پرورش میں 1۔ خورونوش 2۔ تعلیمی اخراجات 3۔ بچیوں کی شادی کے اخراجات 4۔ علاج معالجہ اور مکان کی تعمیر ومرمت اور کرایہ کے اخراجات شامل ہیں۔ جس پر کل 20 لاکھ روپے ماہوار اخراجات ہو رہے ہیں اور آمد انتہائی کم ہے۔ اس کے باعث دفتر ہٰذا کو مالی مشکلات کا سامنا ہے۔ ایک یتیم کی کفالت پر ایک ہزار تا تین ہزار روپے ماہوار اخراجات ہوتے ہیں۔

تمام احباب جماعت سے عموماً اور مخیرّ حضرات مخلصین سے خصوصاً التماس ہے کہ اس مبارک تحریک میں بڑھ چڑھ کر شرکت فرما کر ممنون فرمائیں اور ہمارے پیارے آقا ﷺ کی اس پیاری حدیث کا مصداق بنیں۔ جس میں آپؐ فرماتے ہیں۔ میں اور یتیم کی کفالت کرنے والا جنت میں اس طرح اکٹھے ہوں گے جس طرح دو انگلیاں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس اہم فریضہ کی ادائیگی کی بہترین توفیق دے۔ آمین

(سیکرٹری کمیٹی کفالت یکصد یتامیٰ دارالضیافت ربوہ)

مرسلہ: نظارت اصلاح وارشاد مرکزیہ

خطبات امام وقت سوال و جواب کی شکل میں

بسلسلہ تعمیل فیصلہ جات مجلس شوریٰ 2013ء

خطبہ جمعہ 22۔اگست 2014ء

س: خطبہ جمعہ کا کیا موضوع بیان ہوا ہے؟

ج: فرمایا! جیسا کہ ہم جانتے ہیں کہ رضا کارانہ خدمت کے جذبے کے تحت ہمارے جلسے کے انتظامات سرانجام پاتے ہیں۔ اور اس حوالے سے ایک جمعہ پہلے جلسے سے میں کارکنان کو توجہ بھی دلاتا ہوں ان کی ذمہ داریوں کی طرف۔ اس وقت اسی بارے میں چند باتیں میں کارکنان کے حوالے سے کارکنان کو کہوں گا۔

س: حضور انور نے جلسہ سالانہ کے مہمانوں اور میزبانوں کی کیا اہمیت بیان فرمائی ہے؟

ج: فرمایا! یہاں آنے والے مہمانوں کا مقام ایک خاص مقام ہے اور ان کی اہمیت ہے اور اسی وجہ سے ان مہمانوں کی خدمت کرنے والوں کی بھی اہمیت بڑھ جاتی ہے۔ ان مہمانوں کی خدمت سے وہ بے انتہا دعاؤں کا وارث بن رہا ہوتا ہے اور پھر یہی کارکن غیراز جماعت مہمانوں کے لئے دعوت الی اللہ کا بھی باعث بن رہے ہوتے ہیں۔ پس مہمان کی اہمیت میزبان کی اہمیت کو بھی بڑھا رہی ہوتی ہے۔

س: قرآن کریم میں کس نبی کی مہمان نوازی کے وصف کا خاص طور پر ذکر ہوا ہے؟

ج: فرمایا! قرآن کریم میں بھی اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کے مقام اور خوبیوں کا جب ذکر فرمایا تو ان کے مہمان نوازی کے وصف کا خاص طور پر ذکر فرمایا۔

س: کن لوگوں کو اللہ تعالیٰ کے نزدیک ایک مقام حاصل ہوتا ہے؟

ج: فرمایا! وہ میزبان جو بے نفس ہو کر مہمان نوازی کرتے ہیں اور مہمان کو دیکھتے ہی کسی اور کام کی بجائے مہمان کی خدمت کی فکر کرتے ہوئے ان کے لئے تیاری شروع کر دیتے ہیں۔ ایسے لوگوں کا اللہ تعالیٰ کے نزدیک ایک مقام ہے۔

س: حضور انور نے جلسہ کے مہمانوں اور میزبانوں کی کیا خصوصیات بیان فرمائیں نیز ان خصوصیات کی محرک کیا چیز ہے؟

ج: فرمایا! دنیا میں نہ ایسے مہمانوں کی مثالیں ملتی ہیں جو اللہ تعالیٰ کی خاطر سفر کر رہے ہوں اور دنیاوی غرض کوئی نہ ہو اور نہ ہی ایسے میزبانوں کی مثال ملتی ہے جو صرف اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر مہمان نوازی کر رہے ہوں۔ یہ خوبصورت نقشہ ہمیں صرف جماعت احمدیہ میں نظر آتا ہے۔ اس لئے کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کے مطابق زمانے کے امام کو ہم نے مانا ہے۔ اس لئے کہ خلافت کی لڑی میں پروئے گئے ہیں۔ اس لئے کہ اپنے عہد کو پورا کرنے کی کوشش کرتے ہیں کہ ہم دین کو دنیا پر مقدم رکھیں گے۔

س: حضور انور نے مہمان نوازی کے حوالہ سے ہمیں کس بات کی تاکید فرمائی ؟

ج: فرمایا! ہر وقت اس بات کو مدنظر رکھنا چاہئے کہ ہم نے مہمانوں کی خدمت کرنی ہے اور حقیقی طور پر ایسی خدمت کرنی ہے جو ہمیں حقیقی خوشی پہنچانے والی ہو۔ پس ہمارے ہر آنے والے مہمان سے ہمیں اس طرح خوشی پہنچنی چاہئے۔ مہمان نوازی کا معیار یہ ہمیں قائم کرنے کی ضرورت ہے کہ اپنے تمام تر وسائل کے مطابق اور حالات کے مطابق جو بہترین مہمان نوازی کی سہولت ہم مہیا کر سکتے ہیں کریں۔

س: مہمان نوازی کے حوالہ سے اس خطبہ جمعہ میں کون سی حدیث بیان ہوئی ہے؟

ج: فرمایا! حضرت ابوہریرہ بیان کرتے ہیں کہ ایک مسافر آنحضور ﷺ کے پاس آیا۔ آپ ﷺ نے گھر کہلا بھیجا کہ مہمان کے لئے کھانا بھجواؤ۔ جواب آیا کہ پانی کے سوا آج گھر میں کچھ نہیں ہے۔ اس پر آپؐ نے صحابہ سے فرمایا کہ اس مہمان کے کھانے کا بندوبست کون کرے گا؟ ایک انصاری نے عرض کی کہ میں انتظام کرتا ہوں۔ چنانچہ وہ گھر گیا لیکن اس کے گھر میں صرف بچوں کے کھانے کے سوا کچھ نہیں تھا۔ انصاری نے کہا کہ اچھا تم کھانا تیار کرو، بچوں کو بہلا کر سلا دو اور چراغ بجھا دینا۔ پھر دونوں مہمان کے ساتھ بیٹھے یہ ظاہر کرنے لگے کہ وہ بھی کھانا کھا رہے ہیں۔ پس وہ دونوں رات بھوکے ہی رہے۔ صبح جب وہ انصاری رسول کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ نے ہنس کر فرمایا کہ تمہاری رات کی تدبیر سے تو اللہ تعالیٰ بھی مسکرا دیا۔ یا فرمایا کہ تم دونوں کے اس فعل کو اس نے پسند فرمایا۔

س: حضور انور نے جلسہ سالانہ کے دنوں میں ربوہ کے مکینوں کی کس قربانی کا تذکرہ فرمایا؟

ج: فرمایا! ربوہ میں جب جلسہ سالانہ ہوتا تھا تو ربوہ کے مکین اپنے گھروں کے آرام کو مہمانوں کے آرام کی خاطر قربان کر دیا کرتے تھے۔ جماعت کو اپنے گھر پیش کر دیتے تھے کہ ان میں مہمان ٹھہرائے جائیں۔ باوجود اس کے کہ لنگر جاری رہتا تھا ہمیشہ یہ خاص طور پر آٹھ دس دن جلسے کے دنوں میں بعض بوجھ اٹھا کر بھی مہمان نوازی کیا کرتے تھے۔

س: خطبہ جمعہ میں صاحبزادہ پیر سراج الحق کا کون سا واقعہ بیان ہوا ہے؟

ج: فرمایا! صاحبزادہ پیر سراج الحق صاحب کا بیان ہے کہ میرے لئے جو ایک چارپائی حضرت اقدس نے دے رکھی تھی۔ جب مہمان آتے تو میری چارپائی پر بعض صاحب لیٹ جاتے اور میں زمین پر مصلیٰ بچھا کر لیٹ جاتا۔ اور جب میں بستر چارپائی پر بچھا لیتا تو بعض مہمان اس چارپائی بستر شدہ پر لیٹ جاتے۔ میرے دل میں ذرہ بھر بھی رنج یا ملال نہ ہوتا اور میں سمجھتا کہ یہ مہمان ہیں اور ہم یہاں کے رہنے والے ہیں۔ اور بعض صاحب میرا بستر چارپائی کے نیچے زمین پر پھینک دیتے اور اپنا بستر بچھا کر لیٹ جاتے۔ ایک دفعہ ایسا ہی ہوا۔ حضرت اقدس کو ایک عورت نے خبر دے دی کہ پیر صاحب زمین پر لیٹے پڑے ہیں۔ آپ نے فرمایا چارپائی کہاں گئی؟ اس نے کہا مجھے معلوم نہیں۔ آپ فوراً باہر تشریف لائے اور گول کمرے کے سامنے مجھے بلایا کہ زمین پر کیوں لیٹ رہے ہو۔ برسات کا موسم ہے اور سانپ بچھو کا خطرہ ہے۔ میں نے سب حال عرض کیا کہ ایسا ہوتا ہے اور میں کسی کو کچھ نہیں کہتا۔ آخر ان لوگوں کی تواضع اور خاطر مدارات ہمارے ذمہ ہے۔ یہ سن کر آپ اندر گئے اور ایک چارپائی میرے لئے بھجوا دی۔ ایک دو روز تو وہ چارپائی میرے پاس رہی۔ آخر پھر ایسا ہی معاملہ ہونے لگا۔ جیسا کہ میں نے بیان کیا۔ پھر کسی نے آپ سے کہہ دیا۔ پھر آپ نے اور چارپائی بھجوا دی۔ پھر ایک روز کے بعد وہی معاملہ پیش آیا۔ پھر آپ کو کسی نے اطلاع دی اور صبح کی نماز کے بعد مجھے فرمایا کہ صاحبزادہ صاحب بات تو یہی ہے جو تم کرتے ہو (یعنی یہ مہمان نوازی کا حق) اور ہمارے احباب کو ایسا ہی کرنا چاہئے۔

س: حضرت مسیح موعود کی عاجزی اور سادگی کا کون سا واقعہ بیان فرمایا؟

ج: فرمایا! حضرت شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی تحریر فرماتے ہیں کہ جنگ مقدس کی تقریب پر بہت سے مہمان جمع ہو گئے تھے۔ ایک روز حضرت مسیح موعود کے لئے کھانا رکھنا یا پیش کرنا گھر میں بھول گیا۔ میں نے اپنی اہلیہ کو تاکید کی ہوئی تھی مگر وہ کثرت کاروبار میں مشغولیت کی وجہ سے بھول گئی یہاں تک کہ رات کا بہت بڑا حصہ گزر گیا اور حضرت نے بڑے انتظار کے بعد استفسار فرمایا۔ کھانے کے متعلق پوچھا تو سب کو فکر ہوئی۔ بازار بھی بند ہو چکا تھا اور کھانا نہ مل سکا۔ حضور سے صورتحال کا اظہار کیا گیا۔ آپ نے فرمایا کہ اس قدر گھبراہٹ اور تکلیف کی کیا ضرورت ہے۔ دسترخوان میں دیکھ لو کچھ بچا ہوا ہو گا وہی کافی ہے۔ دسترخوان کو دیکھا تو اس میں روٹیوں کے چند ٹکڑے تھے۔ آپ نے فرمایا۔ یہی کافی ہیں اور ان میں سے ایک دو ٹکڑے لے کر کھا لئے اور بس...... بظاہر یہ واقعہ نہایت معمولی معلوم ہو گا مگر اس سے حضرت مسیح موعود کی سادگی اور بے تکلفی کا حیرت انگیز اخلاقی معجزہ نمایاں ہے۔ کھانے کے لئے اس وقت نئے سرے سے انتظام ہو سکتا تھا اور اس میں سب کو خوشی ہوتی مگر آپ نے یہ پسند نہ فرمایا کہ بے وقت تکلیف دی جاوے اور نہ اس بات کی پرواہ کی کہ پُرتکلف کھانا آپ کیلئے نہیں آیا اور نہ اس غفلت اور بے پرواہی پر کسی سے جواب طلب کیا اور نہ خفگی کا اظہار۔ بلکہ نہایت خوشی اور کشادہ پیشانی سے دوسروں کی گھبراہٹ کو دور کر دیا۔

س: حضور انور نے مہمان نوازی کے حوالے سے حضرت مسیح موعود کی کون سی اصولی ہدایت ہمیشہ مدنظر رکھنے کی تاکید فرمائی ؟

ج: فرمایا! ایک اصولی ہدایت جو حضرت مسیح موعود نے ہمیں دی ہے اسے کارکنان کو ہمیشہ سامنے رکھنا چاہئے۔ آپ نے فرمایا: ’’میرا ہمیشہ یہ خیال رہتا ہے کہ کسی مہمان کو تکلیف نہ ہو بلکہ اس کے لئے ہمیشہ تاکید کرتا رہتا ہوں کہ جہاں تک ہو سکے مہمان کو آرام دیا جائے۔ مہمان کا دل مثل آئینے کے نازک ہوتا ہے۔...... ہماری طرف سے ہر ایک کو اجازت ہے کہ اپنی تکلیف کو پیش کر دیا کرے۔ بعض لوگ بیمار ہوتے ہیں ان کے لئے الگ کھانے کا انتظام ہو سکتا ہے۔‘‘

(ملفوظات جلد 3 ص 292)

س: حضور انور نے شعبہ سیکیورٹی کو کیا ہدایات فرمائیں؟

ج: فرمایا! شعبہ سیکیورٹی کو خاص طور پر بہت زیادہ فعال ہونے کی ضرورت ہے۔ جس طرح جماعت دنیا میں متعارف ہو رہی ہے ترقی کی طرف قدم بڑھ رہے ہیں۔ اس لئے سیکیورٹی کی تمام تر گہرائی اور گہری نظر کے ساتھ ساتھ جیسا کہ میں نے کہا اخلاق کے اظہار میں کمی نہیں آنی چاہئے۔ ہر جگہ جہاں چیکنگ کے پوائنٹس ہیں وہاں ڈیوٹی دینے والے خوش اخلاقی کا مظاہرہ کرنے والے ہوں اور ہر جگہ صرف بچے نہ ہوں بلکہ بڑے سمجھدار افراد بھی ہر جگہ موجود ہونے چاہئیں۔

س: خطبہ جمعہ کے آخر پر حضور انور نے کس امر کی طرف خصوصی توجہ دلائی ؟

ج: فرمایا! سب سے بڑھ کر یہ کہ سب کام کرنے والے اپنے کاموں کے احسن رنگ میں انجام پانے کے لئے دعا کریں۔ ہمارے سب کام کسی کی قابلیت اور کوشش سے نہیں جسے ہمیں کبھی نہیں بھولنا چاہئے۔ اسی طرح ہم سب کو بھی کارکنوں کے علاوہ بھی دعا کرنی چاہئے کہ اللہ تعالیٰ تمام جلسے کے انتظامات اپنے فضل سے بروقت مکمل فرمائے اور ہر طرح کی مہمانوں کے لئے سہولیات مہیا ہوں۔

پبلشر و پرنٹر : طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ .... مطبع: ضیاء الاسلام پریس .... مقام اشاعت : دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ .... قیمت 5 روپے

مکرم پروفیسر ڈاکٹر پرویز پروازی صاحب

تحدیثِ نعمت کے متروکات

قسط دوم آخر

متروکاتِ تحدیثِ نعمت کے بارہ میں کچھ باتیں پہلے لکھ چکا ہوں انہی کے تسلسل میں کچھ مزید باتیں۔ سرظفراللہ وزیر تجارت کی حیثیت میں لندن گئے اور برطانوی حکومت سے نئے تجارتی معاہدہ کی بابت گفت وشنید کرتے رہے۔ کرنل آلیور سٹینلے برطانیہ کے وزیر تجارت تھے اور مسٹر براؤن محکمہ کے سیکرٹری۔ کرنل سٹینلے سخت رویہ اختیار کئے ہوئے تھے اور کسی طور مفاہمت پر آمادہ نہ تھے۔ تحدیثِ نعمت میں لکھا ہے میں لارڈ ڈاربی کی خدمت میں بھی حاضر ہوا کہ وہ اپنے فرزند کو سمجھائیں۔ کولمبیا یونیورسٹی والی یادداشتوں میں لکھا ہے میں لارڈ ڈاربی کے پاس گیا جنہیں میں گول میز کانفرنسوں کے زمانہ سے اچھی طرح جانتا تھا۔ پہلی جنگ عظیم کے ابتدائی زمانے میں لارڈ ڈاربی وزیر جنگ تھے اور انہوں نے جنگ میں بھرتی کی زبردست مہم شروع کی تھی۔ جس کمرہ میں میں انتظار کر رہا تھا اس کے مینٹل پیس پر ایک کارٹون رکھا ہوا تھا۔ اس میں ایک عورت اپنے بچے سے کہہ رہی تھی اگر تم میری بات نہیں مانو گے تو میں تمہیں لارڈ ڈاربی کے آگے ڈال دوں گی۔ لارڈ ڈاربی کمرہ میں آئے اور آداب وسلام کے بعد کہنے لگے ظفراللہ میں تمہاری کیا مدد کرسکتا ہوں؟ میں نے کہا جناب والا میں آلیور کو ڈاربی کے سامنے ڈالنے کے لئے آیا ہوں۔

کامن ویلتھ کے وزرائے اعظم کی کانفرنس کا ذکر تحدیثِ نعمت میں ہے کہ کانفرنس کے دوران میں ہی مسٹر بالڈون برطانیہ کی وزارت عظمیٰ سے مستعفی ہوگئے اور مسٹر نیوائل چیمبرلین نے ان کی جگہ لی۔ اس کے بعد کا جو حصہ حذف کیا گیا ہے وہ یوں ہے: جس روز نیوائیل چیمبرلین نے کانفرنس میں اپنی جگہ سنبھالی ہم سب نے انہیں خوش آمدید کہا۔ وہ کانفرنس میں پہلے چانسلر آف ایکس چیکر یعنی وزیر خزانہ کی حیثیت میں موجود ہوتے تھے مگر صدارت وزیراعظم کیا کرتے تھے۔ اب نیوائیل چیمبرلین نے صدارت سنبھالی۔ دوسروں نے جو کچھ بھی کہا میں نے بھی دو چار لفظ اس پر ایزاد کئے۔ معلوم ہوتا ہے ان کے خلوص سے وہ متاثر ہوئے کیونکہ اجلاس کے اختتام پر جب وہ گزر رہے تھے تو انہوں نے میرے ساتھ ہاتھ ملایا اور کہا آپ نے میرے بارہ میں جو کچھ کہا ہے میں اس سے خاص طور سے متاثر ہوا ہوں۔ لگتا ہے یہ محض رسمی بات نہیں تھی کیونکہ بعد میں ٹریڈ اگریمنٹ کے دوران انہوں نے میری بڑی مدد کی۔ 37-1938ء میں ہم سوشل تقریبات میں ایک دوسرے سے ملتے جلتے رہے۔ 1938ء میں ایک چھوٹا سا واقعہ ہوا۔ ہمارے ہائی کمشنر سرفیروز خان نون تھے اور میں ان کے پاس ٹھہرا ہوا تھا۔ وہ پٹنی ہل کے اوپر رہتے تھے ہم ان کی کار میں سینٹ جیمز پارک تک آتے موسم اچھا ہوتا تو پارک کا ایک چکر لگاتے اور پھر کوئی میٹنگ وغیرہ ہوتی تو میں بورڈ آف ٹریڈ چلا جاتا یا ہم انڈیا ہاؤس میں چلے جاتے۔ ایک روز ہم جھیل کے ساتھ سینٹ جیمز پارک میں پیدل جا رہے تھے کہ سامنے سے وزیراعظم اور مسز چیمبرلین آتے دکھائی دئے۔ سرفیروز خان نون نے خاصی اونچی آواز میں سرگوشی کی وزیراعظم آرہے ہیں۔ ہم ایک دوسرے کے قریب سے گزرے تو ایک دوسرے کو ہیٹ اتار کر سلام کیا۔ میں نے سنا مسز چیمبرلین وزیراعظم سے کہہ رہی ہیں یہ سرظفراللہ تھے۔ وزیر اعظم نے کہا ہاں میں انہیں اچھی طرح جانتا ہوں۔ ہائی کمشنر صاحب جنہوں نے مجھے وزیراعظم کی جانب اشارہ کرکے بتایا تھا ان کا کوئی ذکر اذکار ہی نہیں تھا۔ ہائی کمشنر صاحب نے سمجھا ہوگا میں اور وزیراعظم ایک دوسرے کو نہیں جانتے مگر وزیراعظم کو چہرے یاد رکھنے میں بڑی مہارت تھی۔

چیمبرلین خاندان اپنے موحد ہونے کی وجہ سے مشہور تھا۔ ایک بار جب میں ان سے ملاقات کے لئے گیا تو میں نے کہا ان کے موحد ہونے کی وجہ سے ہمیں ایک دوسرے کو سمجھنے میں بہت آسانی رہے گی کیونکہ اسلام بھی خدا کی توحید اور انسان کی یکجہتی اور اتفاق پر بڑا زور دیتا ہے۔ ایسی باتیں بعض اوقات انسان کو ایک دوسرے کو سمجھنے میں بہت مدد دیتی ہیں۔ مگر بعد میں جب انہیں ہٹلر کے ساتھ معاملہ کرنا پڑا تو یہ کہنا مشکل ہے کہ جو کچھ انہوں نے کیا وہ درست تھا غلط۔ لیکن میں نے ہمیشہ یہ محسوس کیا کہ لوگوں نے انہیں سمجھنے میں غلطی کی ہے۔ جب انہوں نے ہاؤس آف کامنز میں اعلان کیا کہ ہٹلر نے انہیں میونخ آنے کی دعوت دی ہے تو لوگوں نے اچھل اچھل کر اور چیخ چیخ کر کہا خدا کے لئے جاؤ خدا کا واسطہ جاؤ۔ مگر یہی لوگ تھے جو بعدازاں ان کے خلاف ہوگئے۔ اس وقت وہ بے تاب تھے کہ سروں پر منڈلاتا ہوا جنگ کی خطرہ کسی طرح ٹل جائے۔ انگلستان کسی صورت میں جرمنی کا مقابلہ کرنے کے قابل نہیں تھا۔ بعد میں لوگ کہنے لگے کہ انہوں نے میونخ جاکر غلطی کی ہے۔ میری نگاہ میں غلطی وہاں ہوئی جہاں اس طرح حاصل کئے ہوئے وقت سے مناسب اور پورا پورا فائدہ نہ اٹھایا گیا۔ ہر شخص کو یقین ہوجانا چاہئے تھا کہ ہٹلر جنگ پر تلا بیٹھا ہے اس لئے انہیں مقابلہ کی تیاریوں میں لگ جانا چاہئے۔ یہ تاریخ کی عجیب ستم ظریفی ہے کہ بڑے بھائی آسٹن چیمبرلین جنہیں سیاسی مناصب کے لئے تعلیم دی گئی تھی اور تیار کیا گیا تھا وزارت خارجہ سے آگے نہ بڑھ سکے اور وزارت عظمیٰ تک نہ پہنچ سکے جو ان کا منتہائے مقصود تھا۔ نیوائیل چیمبرلین جن کی ساری تربیت تجارت اور میونسپل امور کے اس پہلو تک محدود تھی کہ وہ برمنگھم کے لارڈ میئر بن جائیں بالآخر وزیراعظم بن گئے اور ان کا انجام بھی زیادہ خوش گوار نہ ہوا۔

متروکات کے پہلے حصہ میں جارج ششم کی تاجپوشی کا مختصر سا ذکر ہوچکا ہے۔ مزید یوں ہے کہ تاج پوشی کا موقعہ ایسا تھا کہ روایتی رسوم ورواج کو کسی حد تک بالائے طاق بھی رکھنا پڑا۔ جو لوگ بطور مہمان شرکت کر رہے تھے انہیں دوپہر کا کھانا ذرا دیر سے ہاؤس آف لارڈز میں کھانا تھا اور ہم لوگوں کو بادشاہ اور ملکہ سمیت بغیر دوپہر کے کھانے کے ہی گزارا کرنا تھا ہمارے لئے چرچ کے ایک حصہ میں شامیانے لگا کر بفے کا عارضی انتظام کیا گیا تھا جس میں صرف سینڈوچ اور کافی دی گئی اس کے بعد ہمیں واپس محل کی طرف روانہ ہونا تھا۔ تاج پوشی کی یہ لمبی تقریب برطانوی پابندی وقت کے ساتھ اختتام پذیر ہوئی کیونکہ جس تقریب میں شاہی مہمان شرکت کر رہے ہوں وہاں ایسا ہی ہوتا ہے۔ چرچ کے اندر میں وزرا اعظم کی قطار میں تھا۔ مسٹر بالڈون سے کوئی چھٹے یا ساتویں نمبر پر۔ ہز ہائی نس مہاراجہ گائیکواڑ آف بڑودہ جو راجوں مہاراجوں کے نمائندے تھے میرے عین اوپر کی سیٹ پر بیٹھے تھے۔ وہ خاصے عمر رسیدہ تھے اور انہیں تقریب کے دوران اپنی ناک صاف کرنے کے رومال پر قابو نہیں تھا۔ مزید برآں کارروائی اور دعاؤں کی جو خوب صورت چھپی ہوئی کتاب انہیں دی گئی تھی وہ بھی ان کے ہاتھوں سے بار بار نیچے گر جاتی تھی۔ سیٹیں خاصی تنگ تھیں سارا وقت ان کا رومال اور کتابچہ بار بار نیچے گرتا رہا اور مجھے ہر بار جھک کر یہ چیزیں ان کو اٹھا کر دینی پڑیں۔ یہ خاصا مشکل کام تھا کیونکہ مجھے اپنے سارے جسم کو بیک وقت جھکانا ہوتا تھا۔ میں ایک چیز اٹھا کر انہیں دے چکتا تو دوسری چیز فرش پر آرہتی۔

ساری تقریب کا تقدس عبادت بادشاہ کی تاجپوشی اور شاہی بپتسمہ اردگرد کی چمک دمک پُروقار ماحول۔ جلوس خوشی سے نعرے لگاتے ہوئے تماشائی یہ سب کچھ ہی یادگار تھا۔ واپسی پر ڈاکٹر باءماء مجھ سے کہنے لگے کہ اگر یہ لوگ ہر دس پندرہ سال بعد تاج پوشی کی ایک ایسی ہی تقریب کرتے رہیں تو لوگ مطمئن اور خوش رہیں گے اور کبھی حکومت کو اقتدار سے باہر نہیں کریں گے۔ برطانوی لوگ شان وشوکت اور طمطراق کو پسند کرتے ہیں۔

جب سرظفراللہ پہلی بار وائسرائے کی کاؤنسل کے رکن بنے تو اس کا ذکر تحدیثِ نعمت میں صرف اتنا سا ہے اسی شام میں لاہور سے شملے روانہ ہوگیا۔ میاں صاحب کے پرسنل اسسٹنٹ خان بہادر ڈنشا نادرشاہ میرے ہمراہ تھے کالکا سے ہم کرایہ کی موٹر پر شملہ گئے۔ جب پہاڑ کا سفر شروع ہوا تو میں نے خان بہادر صاحب سے کہا کہ آپ کام جانتے ہیں مجھے اس کام کا تجربہ نہیں اور میں شملہ اور دلی کے اربابِ حل وعقد سے بھی شناسا نہیں آپ جہاں تک ہوسکے مجھے کام کرنے کے طریق اور حکام سے میل جول کے آداب سے مطلع کردیں انہوں نے کچھ ضروری باتیں اس وقت بتلا دیں۔ کولمبیا والی یادداشتوں میں ان ضروری باتوں کی دلچسپ تفصیل موجود ہے جو تحدیثِ نعمت سے طوالت کے خوف سے اغلباً حذف کردی گئی ہے۔ لکھتے ہیں میں نے نادرشاہ سے پوچھا کہ وہ مجھے بتائیں کہ سرکاری کام کیسے ہوتا ہے؟ انہوں نے کام کی تکنیک مجھے بتائی کہ کس طرح فائلیں آتی ہیں کس طرح واپس بھیجی جاتی ہیں۔ یہاں تک بھی بتایا کہ میں کوئی حکم لکھواؤں یا لکھوں تو اس پر تاریخ اور مہینے کے ساتھ مختصر دستخط کردینا ہی کافی ہوگا۔ پورے دستخط صرف اہم سرکاری کاغذات پر کرنے ہوں گے یا اہم ترین مراسلوں پر یا تنخواہ کے بلوں پر۔ بس آپ دستخط کرلیں کام ہوجایا کرے گا۔ بعد میں جب مجھ سے کوئی پوچھتا کہ وائسرائے کی کاؤنسل کا رکن ہونے کے لئے کس قابلیت کی ضرورت ہوتی ہے تو میں کہتا تھا بس تاریخ اور مہینہ یاد رکھنا اور تنخواہ کے بلوں پر پورے دستخط کرنے کے قابل ہونا۔

تحدیثِ نعمت میں ہے شملہ میں میری رہائش ری ٹریٹ میں تھی۔ کولمبیا والی یادداشتوں میں کچھ مزید بیان موجود ہے ری ٹریٹ مال روڈ اور شملہ کے سب سے بڑے ہوٹل سیسل ہوٹل کے بالمقابل بڑی اچھی جگہ پر واقع تھی اور رہائش کے لئے بڑی آرام دہ تھی۔ تمام اراکین کاؤنسل کی رہائش گاہیں بڑی دیدہ زیب اور بے حد خوش ذوقی سے سجائی گئی تھیں۔ جونہی ہم شملہ پہنچے میں نے نادرشاہ سے کہا کہ وہ مسٹر رام چندرا کو ٹیلیفون کرکے کوٹھی پر بلا لیں۔ میں مسٹر رام چندرا کو جانتا تھا وہ گورنمنٹ کالج لاہور کے ایم اے تھے اور کچھ عرصہ کے لئے حساب کے اسسٹنٹ پروفیسر بھی رہے تھے۔ میں اس وقت انٹرمیڈیٹ کی کلاسوں میں تھا اور میرے مضامین میں حساب بھی شامل تھا اس لئے مجھے چند ہفتوں کے لئے ان کے قدموں میں بیٹھنے کا موقع ملا تھا۔ اس کے بعد وہ سرکاری وظیفہ پر انگلستان چلے گئے تھے اور وہیں سے آئی سی ایس میں شامل ہوئے تھے۔ اور اب محکمہ کے جوائنٹ سیکرٹری تھے۔ اس وزارت کے دفاتر گھر سے زیادہ دور نہیں تھے صرف پانچ منٹ کا پیدل کا رستہ تھا وہ تشریف لائے تو آداب وسلام کے بعد میں نے کہا مسٹر رام چندرا پہلے آپ نے مجھے صرف حساب mathematics پڑھایا تھا اب آپ کو مجھے اس جگہ کا پورا حساب کتاب arithmatic پڑھانا پڑے گا سو انہوں نے مجھے طریق کار کے بارہ میں مزید معلومات بہم پہنچائیں۔ میں یہ بھی بتا دوں کہ وائسرائے کی کاؤنسل کے اراکین وائسرائے کے اردگرد کہکشاں

کی طرح سمجھے جاتے تھے کیونکہ وائسرائے ہندوستان کے آسمان کا روشن ستارہ تھا ان کو اور ان کے اراکین کاؤنسل بشمول کمانڈر انچیف (سوائے وزیر ہند کے جو لندن میں تھے) کو ہندوستان۔ موجودہ پاکستان اور برما کے تمام علاقوں پر لامحدود اختیار حاصل تھا۔ کونسل کے تینوں ہندوستانی اراکین کا بھی یوروپین اراکین کی طرح پرانے روایتی طور طریقہ سے عزت واحترام ملحوظ رکھا جاتا تھا۔ اچانک ایسی اعلیٰ حیثیت حاصل ہو جانے کے بعد میری انا کو بھی پھول جانے کا موقع ملا رہا تھا مگر میں نے ہمت کی اور ثابت قدمی دکھائی ...... مسٹر ریڈ نے آ کر ملنے کی خواہش کی تھی سر ظفر اللہ نے انکار کر دیا اور کہا کہ میں خود گارٹن کاسل اپنے دفتر آؤں گا اور وہیں سب لوگوں سے ملاقات کروں گا جب نادر شاہ صاحب نے ان سے کہا کہ آپ کہتے ہیں تو ایسا کہہ دیتا ہوں مگر یہاں کا دستور یہ نہیں۔ اس پر سر ظفر اللہ نے کہا یہ میرے اختیار میں ہے یا نہیں؟ کہنے لگے اختیار تو ہے۔ میں نے کہا تو یہ میرا فیصلہ ہے۔ روایت کی دیوار میں پہلا شگاف میں نے ڈال دیا۔

ایک اور بات اگرچہ معمولی سی ہے مگر کہہ ہی دوں۔ اس سے اندازہ ہو جائے گا کہ وہ سارا نظام کتنا الگ تھلگ اور ضابطوں میں جکڑا ہوا تھا۔ شملہ پہاڑی مقام تھا یوں لگتا تھا پہاڑی سے چمٹا ہوا شہر ہے۔ سڑکیں تنگ بل کھاتی ہوئی اور بعض مقامات پر عمودی تھیں۔ ان سڑکوں پر صرف وائسرائے کمانڈر انچیف گورنر پنجاب (کیونکہ شملہ حکومت پنجاب کا گرمائی ہیڈ کوارٹر تھا) اور ایک آدھ اور نمایاں افسروں کی کاریں آ جا سکتی تھیں ان کی رفتار بھی نہایت کم ہوتی تھی کہ سڑکیں تنگ تھیں اور پیدل چلنے والوں کا کوئی راستہ بھی نہیں تھا۔ لوگ انہی سڑکوں پر چلتے تھے۔ درحقیقت یہ سڑکیں پیدل چلنے والوں کے لئے بنائی گئی تھیں۔ ان سڑکوں پر سفر کا دوسرا ذریعہ گھوڑے تھے یا رکشے جنہیں انسان کھینچتے تھے۔ سیر سپاٹے کے لئے آنے والے رکشوں کو ٹیکسیوں کی طرح کرائے پر لے لیتے تھے۔ مستقل رہائشی لوگوں کے پاس اپنے ذاتی رکشے ہوتے تھے جنہیں کھینچنے یا دھکیلنے کے لئے چار یا چھ آدمی ملازم رکھے جاتے تھے۔ آگے والے کھینچتے تھے پیچھے والے دھکیلتے تھے۔ یہ اچھی خاصی آرام دہ سواری تھی اور تربیت یافتہ قلی (رکشا کھینچنے والوں کو قلی کہا جاتا تھا) مسافر کو تیز رفتاری سے ایک جگہ سے دوسری جگہ پہنچا سکتے تھے۔ خاص طور سے جب وہ نشیب میں جا رہے ہوتے تو ان کی رفتار خاصی تیز ہوتی تھی۔ ذاتی رکشا کھینچنے والے قلی وردی پہنتے تھے۔ پنڈلیوں پر پٹیاں لمبے بوٹ گھٹنوں تک لمبے کوٹ اور کمر میں بندھی ہوئی چوڑی پٹی اور سینے پر مالک کے امتیازی حروف اور سروں پر پگڑیاں۔ مجھے یاد ہے میرے قلیوں کا کوٹ عنابی رنگ کا تھا اور ان کے سینے پر سنہرے رنگ کا حرف زیڈ لگا ہوا تھا۔ لوگ کہتے تھے کہ جب رکشا تیزی سے جا رہا ہو اور قلیوں کے جسم اوپر نیچے حرکت کر رہے ہوں تو عنابی پس منظر میں سنہرا حرف یوں چمکتا ہے جیسے بجلی کا کوندا لپک رہا ہو۔ جب مجھے جلدی نہ ہوتی اور فاصلہ بھی زیادہ نہ ہوتا تو میں پیدل چلنے کو ترجیح دیتا۔ اس وقت بھی لوگ کہتے تھے تم روایتوں کو پامال کر رہے ہو۔ کاؤنسل کے کسی رکن کو زیب نہیں دیتا کہ وہ پیدل چلے اگر اسے پیدل چلنا ہی ہے تو اس کے رکشے کو پیچھے پیچھے ہونا چاہئے۔ گویا رکشہ رکن کا امتیازی نشان تھا۔ مگر میں ان باتوں کی پروا کرنے والا نہیں تھا۔ ایک روز میں اپنے گھر سے دفتر کی طرف پیدل جا رہا تھا کہ سر لانسیلاٹ گراہم جو اس وقت قانون کے محکمہ کے سیکرٹری تھے اور بعد کو گورنر سندھ بنے اپنے گھوڑے پر سوار میرے پاس سے گزرے۔ فرمانے لگے تم ایک روایت کو توڑ رہے ہو۔ میں نے کہا سر لانسیلاٹ کون سی روایت؟ کہنے لگے کہ یہی کہ تم پیدل جا رہے ہو اور رکشا تمہارے پیچھے پیچھے نہیں۔ میں نے کہا آپ کا کیا خیال ہے اللہ میاں نے مجھے دو ٹانگیں کس غرض سے دے رکھی ہیں؟ وہ مسکرا کر آگے بڑھ گئے۔ اب پیچھے مڑ کر دیکھتا ہوں تو مجھے یوں لگتا ہے کہ میں نے اپنی سیاسی اقتدار کی تیس سالہ زندگی کے ان چار مہینوں میں اپنے قلم کو جس قوت سے برتا وہ بعد میں میسر نہیں آیا۔ شاید اس وجہ سے بھی ہو کہ میں نے تہیہ کر رکھا تھا کہ میں موقع محل کے مطابق اپنے نکتہ نظر کو ضرور بیان کروں گا اور جس قدر قوت اور پختگی کے ساتھ ممکن ہو سکا اس کا برملا اظہار بھی کروں گا۔

پنجاب باؤنڈری کمشن کے سامنے مسلم لیگ کا کیس پیش کرنے کے لئے قائداعظم نے سر ظفر اللہ خاں کا انتخاب کیا تھا۔ فیڈرل کورٹ آف انڈیا کے جج کی حیثیت سے مستعفی ہونے کے بعد آپ ہز ہائی نس نواب بھوپال کے آئینی مشیر اور دیوان تھے۔ نواب صاحب نے سر ظفر اللہ کو اس غرض سے انگلستان جانے کا حکم دیا کہ وہ آزادی ہند کے مسودہ کے پارلیمنٹ میں پیش ہونے کے وقت وہاں موجود رہیں اور اگر والیان ریاست کے مفاد کا کوئی موقع ہو تو اس سے فائدہ اٹھائیں۔ سر ظفر اللہ تحدیث نعمت میں لکھتے ہیں بحث کے دوران لارڈ ٹیمپل وڈ (سر سیموئل ہور) نے سوال کیا کیا والیان ریاست کے متعلق جو شق اس مسودہ میں ہے اس سے یہ مراد ہے کہ آزادی کے بعد ایک والی ریاست کو اختیار ہوگا کہ ریاست کی طرف سے ہندوستان کے ساتھ الحاق کرے یا پاکستان کے ساتھ اور اگر پسند کرے تو دونوں میں سے کسی سے الحاق نہ کرے۔ بلکہ آزاد رہے ایوانِ امرا میں مسودے کی نگہداشت نائب وزیر ہند لارڈ لسٹویل کے سپرد تھی انہیں اس سوال کی توقع بھی نہیں تھی اور سوال ان کے لئے پریشان کن بھی تھا۔ وزیراعظم بہت محتاط تھے کہ پارلیمنٹ میں مسودے کے زیر بحث آنے پر والیان ریاست کے متعلق ایسی بات پر زور نہ دیا جائے جس پر کانگریس بگڑ بیٹھے۔ شق متعلقہ کے الفاظ واضح تھے اور ان کی صحیح تعبیر وہی تھی جو لارڈ ٹیمپل وڈ نے اپنے سوال میں پیش کی لیکن لارڈ لسٹویل صاف الفاظ میں اسے تسلیم کرنے سے جی چراتے تھے چنانچہ انہوں نے جواباً صرف اپنے سر کو اثباتی جنبش دی جس پر لارڈ ٹیمپل وڈ نے فوراً یہ کہہ کر ان کی جنبشِ سر کو ریکارڈ کروا دیا۔ I take it that noble Lord's nod confirms my assumption.

(میں سمجھتا ہوں کہ معزز لارڈ نے سر ہلا کر میری تعبیر کی تصدیق کی ہے)

اس سے آگے کا حصہ حذف کر دیا گیا ہے۔ تاریخ احمدیت جلد دہم میں تحدیث نعمت کے غیر مطبوعہ نسخے کا حوالہ درج ہے اس میں محذوف حصہ یوں ہے جناب نواب صاحب نے بعض نجی امور کے متعلق مجھے ہدایت فرمائی تھی کہ میں ان کی طرف سے ہز ہائی نس جناب آغا خاں کی رائے دریافت کروں۔ لندن پہنچنے پر معلوم ہوا کہ ہز ہائی نس پیرس میں ہیں۔ میں نے وہاں ان کی خدمت میں گزارش ارسال کی کہ خاکسار شرف ملاقات کا متمنی ہے ان کا تار آیا کل شام مجھے رٹز میں ملو اور میرے ساتھ کھانا کھاؤ۔ دوسرے دن جب میں رٹز پہنچا اور concierge سے اطلاع کرنے کو کہا تو جارج نے مجھ سے کہا کہ ہز ہائی نس ابھی پہنچے ہیں معلوم ہوتا ہے ان کے دل میں تمہاری بہت قدر ہے کیونکہ آج پیرس کے گھوڑ دوڑ کے میدان میں longchamps میں پرنس علی خاں کا گھوڑا grand prize میں اول آیا ہے اور اس وقت جو ڈنر پرنس علی خاں کے اعزاز میں دیا جا رہا ہے اس میں شمولیت دونوں باپ بیٹوں کے لئے بہت خوشی اور فخر کا موجب ہوتی لیکن ہز ہائی نس تمہیں ملنے کے لئے یہاں چلے آئے ہیں مگر ہیں بہت خوش۔ تم اوپر جاتے ہی سب سے پہلے اس جیت کی مبارکباد دینا۔ (جارج سترہ سال سے مجھے جانتا تھا اسے معلوم تھا کہ ہز ہائی نس میرے ساتھ بہت شفقت سے پیش آتے ہیں۔ جارج اور رٹز ایک قسم کے توام تھے بڑا لمبا عرصہ ان کا جوڑ رہا۔ جارج کی سرگزشت جو ایک لحاظ سے رٹز اور رٹز میں ٹھہرنے والوں کی سرگزشت ہے George of the Ritz کے نام سے چھپ چکی ہے۔

ہز ہائی نس خاکسار کے ساتھ اسی شفقت کے ساتھ پیش آئے جو آپ کا خاصہ تھی۔ امور مشورہ طلب کے تعلق میں اپنی رائے کا اظہار فرماتے رہے لیکن یہ گفتگو ایک مجلس میں ختم نہ ہو سکی فرمایا کل دوپہر مجھے واپس پیرس جانا ہے یہاں سے روانہ ہو کر coutts' Bank جاؤں گا اگر تم دس بجے صبح مجھے وہاں مل جاؤ تو میں بقیہ امور کے متعلق وہاں تمہیں نوٹ لکھوا دوں گا۔ Coutt's Bank پرائیویٹ بنک ہے بڑی مدت سے قائم ہے اور نہایت قابل اعتماد ہے شاہی خاندان کے حسابات بھی اسی بنک کے ساتھ ہیں۔ میں وقت مقررہ پر strand میں بنک کے دفتر میں حاضر ہو گیا۔ الگ بیٹھ کر ہز ہائی نس نے بقیہ امور کے متعلق بھی اپنا مشورہ نوٹ کروا دیا اور وہیں سے پیرس روانہ ہو گئے۔ (تاریخ احمدیت جلد دہم صفحہ 455-456)

سر سیرل ریڈکلف کے تقرر کے باب میں بھی تحدیثِ نعمت میں بہت سا حصہ ترک کر دیا گیا ہے یا مصنف نے اسے تبدیل کر دیا ہے۔ تحدیثِ نعمت میں یہ مذکور ہے میں ابھی لندن میں ہی تھا کہ سر سیرل ریڈکلف کے حد بندی کمشن کے ایمپائر ہونے کا اعلان ہو گیا۔ محذوف یا مبدل حصہ یوں ہے مجھے پال مال کا وہ مقام خوب یاد ہے جہاں میں نے یہ اعلان اخبار میں دیکھا اور یہ بھی خوب یاد ہے کہ میری طبیعت اس خیال سے بہت پریشان ہوئی کہ جناب قائداعظم نے ایک پریکٹس کرتے ہوئے بیرسٹر کو جو پارلیمنٹ کے ممبر بھی ہیں کیسے امپائر تسلیم کر لیا ان پر تو کئی قسم کا اثر ڈالا جانے کا امکان ہو سکتا ہے۔ پھر خیال آیا کہ محض قیاس کی بنا پر پریشان ہونا بیکار ہے کیوں نہ ان سے مل کر ان کے متعلق رائے قائم کی جائے۔ میں نے حاضرِ خدمت ہونے کی اجازت چاہی۔ انہوں نے اپنے مکان ہائی گیٹس پر ملنے کا وقت عطا فرمایا اس سے مجھے اطمینان ہوا کہ سفر کی تیاری میں مصروف ہونے کے باوجود عدم فرصت کی بنا پر عذر نہیں کیا پھر اپنے دفتر یا ایوانِ عام میں طلب نہیں فرمایا جس سے ترشح ہوتا کہ رسمی علیک سلیک کے سوائے اور کچھ حاصل نہیں ہوگا۔ یہ تو نہ میری نیت تھی نہ مناسب تھا کہ میں ان سے ان کے فرائض منصبی کے متعلق کوئی ایسی بات چیت کرتا جو ان کی رائے یا فیصلے پر اثر انداز ہو سکتی۔ لیکن وہ مجھے جانتے نہیں تھے اس لئے میری نیت یا ارادے کے متعلق کوئی قیاس نہیں کر سکتے تھے پھر بھی ان کا مجھے ملاقات کے لئے وقت دے دینا کم سے کم یہ ظاہر کرتا تھا کہ انہیں اپنے اوپر ضرور اعتماد ہے جو میرے لئے باعثِ اطمینان تھا۔ چنانچہ میں حاضرِ خدمت ہوا گفتگو بالکل سرسری تھی اپنے پروگرام کے متعلق اتنا فرمایا میں جلد روانہ ہونے والا ہوں لیکن جہاں تک میں اندازہ کر سکا ان کی طبیعت پر ان کے فرائض کی اہمیت اور ان کے سرانجام دینے کے متعلق کسی قسم کے شوق یا جوش کا تاثر نہیں تھا۔ میں ان کی ملاقات کے لئے پریشان لیکن کچھ اطمینان حاصل کرنے کی توقع میں گیا تھا اور پریشان تر واپس آیا۔

(تاریخ احمدیت جلد دہم صفحہ 456-457)

لاہور پہنچے بہت سے احباب ان کے استقبال کے لئے سٹیشن پر موجود تھے۔ نواب ممدوٹ نے ان سے کہا کہ آپ کا قیام میرے ہاں ہی ہوگا اس کے جواب میں سر ظفر اللہ نے لکھا ہے کہ میں نے گزارش کی میں اپنے دیرینہ کرمفرما سر سید مراتب علی کے ہاں ٹھہرنے کا انتظام کر چکا ہوں اگلے فقرے حذف ہیں ان کا مکان آپ کے دولت کدے سے بہت قریب ہی ہے۔ اس گفتگو کے دوران ہم سٹیشن سے باہر نکل رہے تھے جناب نواب صاحب میری بائیں جانب تھے اور جناب ملک سر فیروز خاں نون صاحب میرے دائیں ہاتھ پر تھے جناب ملک صاحب نے جناب نواب صاحب کا آخری جملہ سنتے ہی جھک کر میرے کان میں کہا ان کے ہاں نہ

ٹھہرنا ان کا مکان تو ریلوے جنکشن کی طرح ہر وقت پر ہجوم رہتا ہے تمہیں کام کی طرف توجہ کرنا دشوار ہوگا اور بالکل یکسوئی حاصل نہیں ہوگی۔ میں نے جو گزارش نواب صاحب کی خدمت میں کی تھی جناب ملک صاحب سے دہرا دی۔ ان کا اطمینان ہوگیا۔ پھر نواب صاحب نے فرمایا میرے پاس دو کاریں ہیں بڑی کار میں تمہارے استعمال کے لئے تمہاری جائے قیام پر بھجوا دوں گا۔ میں نے گزارش کی نواب صاحب میں یہاں کام کرنے کے لئے آیا ہوں سیر کرنے نہیں آیا اپنے کام کے متعلق جو آنا جانا ہوگا اس کے لئے سواری کی بیشک ضرورت ہوگی اس کا جو بھی مناسب انتظام ہو آپ فرما دیں۔ اس کے علاوہ مجھے کسی سواری کی ضرورت نہیں۔

(تاریخ احمدیت جلد دہم صفحہ 458)

اس سے آگے کا حصہ حد بندی کمشن کے لئے کیس کی تیاری کے بیان پر مشتمل ہے اس میں صرف ایک فقرہ محذوف ہے کہ جمعرات کی سہ پہر کو جناب کرنیل محمد ایوب خاں صاحب تشریف لائے اور حالات حاضرہ پر اپنے تبصرے سے خاکسار کو مستفید فرمایا (صفحہ 467) اسی طرح جسٹس دین محمد صاحب کی ملاقات کی تفصیل میں یہ بات ایزاد کی گئی ہے کہ سر سیرل ریڈ کلف جہاز میں علاقہ کا معائنہ کرنے جا رہے تھے مگر موسم کی خرابی کی وجہ سے پرواز منسوخ کر دی گئی۔ پرواز کی جو ہدایات پائیلٹ کو دی گئی تھیں وہ جسٹس منیر نے دیکھیں اور کاغذ کا وہ پرزہ ساتھ لیتے آئے۔ ریڈ کلف کے ساتھ جو جج معائنہ کے لئے اس پرواز میں ساتھ جانے والے تھے وہ بھی جسٹس منیر اور جسٹس تیجا سنگھ تھے۔ تحدیثِ نعمت میں یہ نام درج نہیں ہیں اور نہ ہی اس نقشہ کی تفصیلات۔ اسی طرح کمشن کے روبرو دلائل پیش ہو چکنے کے بعد بخشی ٹیک چند کا یہ قول درج ہے کہ اگر حد بندی کا فیصلہ دلائل اور بحث ہی کی بنا پر ہوا تو تم لوگ بازی لے گئے۔ (صفحہ 468)

جسٹس دین محمد دہلی گئے اور قائداعظم سے ساری صورت حال کہی مگر قائداعظم نے جسٹس دین محمد اور جسٹس منیر کو کمشن سے مستعفی ہونے کی اجازت نہ دی۔ ملاقات سے قبل جسٹس دین محمد نے سر ظفر اللہ سے جن خدشات کا اظہار کیا وہ یوں ہیں میں اس کاغذ کو دیکھنے کے وقت سے نہایت پریشان ہوں مجھے یقین ہے کہ جو لائن اس کاغذ میں درج ہے وہی حد بندی لائن ہے اور یہ طے شدہ بات ہے۔ جب تم اپنا بیان داخل کرو گے اور اجلاس عام میں بحث بھی کرو گے تمہارا موقف واضح ہوگا اور ہر شخص اس کا اندازہ کر لے گا ہمارا کام پس پردہ ہوگا جب حد بندی کا اعلان ہوگا تو مسلمانوں کو بہت صدمہ ہوگا اور وہ منیر کو اور مجھے ذمہ دار ٹھہرائیں گے اور موردِ الزام کریں گے چنانچہ ہم دونوں نے فیصلہ کیا کہ منیر اور میں کمشن سے مستعفی ہو جائیں اس کے بعد قائداعظم جیسے بن پڑے اس گتھی کو سلجھا لیں۔ (ایضاً صفحہ 466)

مکرم محمود مجیب اصغر صاحب

محترم محمود احمد شاہد صاحب (بنگالی)

جب آپ صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ تھے تو عموماً حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کے ساتھ اسلام آباد تشریف لاتے تھے اور خلیفہ وقت کی حفاظت اور احترام خود تو کرتے ہی تھے لیکن خدام کو بھی اس راہ میں لگا دیتے تھے۔ آپ کے احکامات میں بھی محبت ہوتی تھی اور دل کی گہرائیوں سے پورے خلوص کے ساتھ خدام ڈیوٹیاں دیتے تھے۔ ایک دفعہ حضور جب بیت الفضل سے باہر تشریف لائے تو مسکراتے ہوئے آپ کو فرمایا ہاں تم نے آج اپنے کس کس قائد کے لئے دعا کے لئے کہنا ہے۔ یوں معلوم ہوتا تھا کہ اپنے رفقائے کار کے لئے حضور کو کثرت سے دعا کے لئے عرض کرتے رہتے تھے۔ یہی وجہ تھی کہ آپ کو مجلس خدام الاحمدیہ عالمگیر کو اپنی حدود میں بہت آگے لے جانے کی توفیق ملی۔

نومبر 1979ء سے مکرم محمود احمد صاحب (بنگالی) صدر مجلس ہوئے۔ حضور نے بچوں کے لئے آسان دلچسپ زبان میں (آپ بیتی کے رنگ میں بھی) چھوٹی چھوٹی کتابیں لکھنے کی تحریک فرمائی ہوئی تھی۔ اس سلسلے میں مجھے بھی کچھ کتابیں تصنیف کرنے کا موقع ملا۔ آپ ذاتی طور پر بہت حوصلہ افزائی (Appreciate) کرتے تھے جب ڈاکٹر سلام صاحب نے نوبیل انعام لیا تو بچوں کے لئے ڈاکٹر سلام پر کتاب لکھوائی۔ جب آپ کے والد محترم کا وصال ہوا تو بڑے صبر سے انہوں نے والد صاحب کی وفات کے صدمہ کو برداشت کیا۔ آپ کے والد بھی آپ سے خوش تھے کہ آپ ان کی توقع پر پورے اترے ہیں اور سب سے بڑھ کر خلیفہ وقت آپ سے خوش تھے اور کھل کر اس کا اظہار فرمایا۔

بڑی بے تکلفی سے بعض باتیں بتا دیتے تھے۔ لیکن اس کے پیچھے مقصد تربیت ہوتا۔ غالباً 2003ء کے جلسہ سالانہ برطانیہ پر مکرم کلیم خاور صاحب مرحوم سابق قائد ضلع اسلام آباد نے اپنے گھر پر ٹلفورڈ کے قریب ایک Get-Together کیا اور محترم محمود بنگالی صاحب کے دور کے خدام الاحمدیہ کے قائدین کو بنگالی صاحب کے ساتھ مدعو کیا۔ میں بھی اس دعوت میں شامل تھا۔ اس دور کی کئی یادیں تازہ ہوئیں۔ آپ کے اندر تواضع اور انکساری اس قدر تھی کہ جب نماز کا ٹائم ہوا تو خود امام نہیں بنے کسی کو آگے کھڑا کر دیا کہ نماز پڑھاؤ۔ آسٹریلیا بھی آپ سے خط و کتابت ہوتی رہی ہمیشہ پرانی یادوں کو تازہ کرتے رہتے تھے۔ مجھے پوچھتے رہتے تھے کہ اب کتنی ذمہ داریاں رہ گئی ہیں اور کہتے کہ ریٹائرمنٹ کے بعد زندگی وقف کر دینا۔ چنانچہ 2008ء میں میں نے زندگی وقف کر دی اور لہو لگا کر شہیدوں میں شامل ہوگیا۔ ایک دفعہ میرے ایک بیٹے نے آپ کو خط لکھا اور اپنے مستقبل کے بارے میں راہنمائی مانگی خط کا جواب دینے کی بجائے آپ کا فون آگیا کہنے لگے میں نے تمہارے بیٹے سے بات کرنی ہے وہ ساتھ ہی تھا۔ اس نے فون کے دوران کہا کہ ابو سے بات کر لیں کہنے لگے نہیں میں نے تم سے ہی بات کرنی ہے اور اس کو اپنے Career کے بارہ میں راہنمائی Guide کرتے رہے اور صرف آخر میں میرے ساتھ تھوڑی سی بات کی۔

خود بھی سادہ زندگی کے عادی تھے اور خدام کو بھی سادہ زندگی گزارنے کا کہتے رہتے تھے ایک بار حضرت خلیفہ ثالث کے بارے میں کہنے لگے کہ حضرت مصلح موعود کے بڑے بیٹے ہیں کالج کے پرنسپل رہے اور اب خلیفہ ہیں لیکن زندگی بھر اپنا مکان نہیں بنایا۔ صرف دین کا کام کرتے رہے ہیں۔

جن خدام کے پاس کثرت سے کپڑے اور جوتے ہوتے تھے انہیں کہتے رہتے تھے کہ تمہیں اتنے کپڑوں اور اتنے جوتوں کی کیا ضرورت ہے۔ سادی زندگی گزارو اور جماعت کے لئے مالی قربانیاں کرو۔ بڑی شجاعت تھی۔ خدا کے سوا کسی سے نہ ڈرتے تھے۔ ایک مرتبہ ایک دوست نے کسی کتاب پر ناراضگی کا اظہار کیا۔ فرمانے لگے ہم نے آپ کو خوش کرنے کے لئے یہ کتاب نہیں لکھوائی۔ احمدی بچوں کے لئے لکھوائی ہے۔ آپ نے جو تبدیلی کروانی ہے لکھ کر بھیج دیں۔ آئندہ اگر اس کتاب کو شائع کیا تو اصلاح کروا دیں گے۔ کسی کے رعب میں آنے والے نہ تھے اور اپنے اعلیٰ مقاصد کو ہمیشہ پیش نظر رکھتے تھے۔ صدسالہ احمدیہ جوبلی کی تیاری کے سلسلہ میں ماہنامہ خالد میں ملکوں کے تعارف کا سلسلہ شروع کروایا۔ میرے ذمہ سلطنت عمان کا تعارف لگایا۔ ہر ایک کی استعداد کے مطابق کام لے لیتے تھے۔ حضرت خلیفہ ثالث کی وفات کے بعد ایوان محمود میں کئی علمی تقاریب منعقد کروائیں۔ ایک بار مجھے بھی حضرت خلیفہ ثالث کی سیرت و سوانح بیان کرنے کا موقع دیا۔

آسٹریلیا سے چند بار جلسہ سالانہ برطانیہ پر بھی آپ سے ملاقات ہوئی۔ چند سال پہلے ربوہ تشریف لائے تو آپ نے IAAAE کی مجلس عاملہ کو ٹائم دیا اور تھوڑی دیر کے لئے تشریف لا کر عزت افزائی فرمائی۔ اس موقع کی ایک دو تصاویر بھی ہمارے ٹیکنیکل میگزین 2011-12ء کی زینت بن چکی ہیں۔

آپ کے حسن انتظام کی ایک بات یاد آگئی مجلس خدام الاحمدیہ ضلع راولپنڈی نے (جس میں اس وقت اسلام آباد بھی شامل تھا) ایک بار کسر صلیب قسم کا اجتماع کرنے کا پروگرام بنایا اور بیس بیس منٹ کے مختلف موضوع منتخب کر کے مرکز سے علماء بھجوانے کے لئے آپ کو درخواست کی۔ آپ نے جواباً لکھا کہ وہیں راولپنڈی اسلام آباد سے محترم مجیب الرحمٰن صاحب ایڈووکیٹ، انجینئر ملک لال خان صاحب، خلیفہ صباح الدین صاحب (مربی اسلام آباد) مکرم انعام کوثر صاحب (مربی راولپنڈی) اور میرا نام لکھا کہ ہر ایک کو ایک ایک Topic دے دیں اور میں ربوہ سے ایک عالم لے کے پہنچ جاؤں گا۔ چنانچہ وہ مولانا شیخ نور احمد منیر صاحب کو لے کر پہنچ گئے اور اس حسن ترکیب سے بڑا کامیاب جلسہ ہوا۔ باتیں تو بہت سی ہیں لیکن اس پر اکتفا کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ آپ کے درجات بلند فرمائے اور جماعت کو ایسے وجود دیتا رہے۔ آمین

☆............☆............☆

اینتھا کا زیر آب ریسٹورنٹ

جزیرہ رنگالی (مالدیپ)

مالدیپ کے جزیرۂ رنگالی میں سمندری کی تہہ میں ایک ریسٹورنٹ بنایا گیا ہے جس کا نام ایتھا انڈرسی ریسٹورنٹ ہے۔ یہ دنیا میں مکمل طور پر شیشے سے تیار کردہ پہلا ریسٹورنٹ ہے۔ اس ریسٹورنٹ کی سب سے خاص بات اس کی خم دار acrylic دیواریں اور چھت ہے جو 125 ملی میٹر موٹی ہے۔ ریسٹورنٹ میں پانچ acrylic محرابیں بھی ہیں، جو ایک دوسری سے اور پورے ڈھانچے کے ساتھ بہت سختی اور پختگی کے ساتھ جڑی ہوئی ہیں۔ انہیں جوڑنے میں ایک خاص قسم کا سلیکون Sealant (سختی سے جوڑنے والا میٹیریل) استعمال کیا گیا ہے۔ اس ریسٹورنٹ کا ڈھانچا سنگاپور میں تیار کیا گیا تھا، جہاں سے اسے ایک بہت بڑے بحری بیڑے (فلیٹ شپ) کے ذریعے مالدیپ پہنچایا گیا۔ اس بحری بیڑے پر ایک بہت بڑی کرین بھی لگی ہوئی تھی، جس کے ذریعے مذکورہ ریسٹورنٹ کے ڈھانچے کو سمندر کے اندر مقررہ مقام پر اتارا گیا۔ اس ڈھانچے کا وزن ناقابل یقین حد تک 175 ٹن ہے۔ اس ریسٹورنٹ کے اندر خول میں 85 ٹن ریت بھی شامل کی گئی تھی، تاکہ یہ آسانی سے سمندر کے پانی کے اندر اتر سکے۔ اس پراجیکٹ کی تکمیل پر 5 ملین ڈالر لاگت آئی تھی، جس کا مطلب یہ تھا کہ یہ لاگت وصول کرنے کیلئے ریسٹورنٹ کی انتظامیہ کو ڈھیروں قیمتی ڈش تیار کرنی تھیں۔ یہ ریسٹورنٹ سمندر کی سطح سے 16 فٹ نیچے موجود ہے اور یہ پانی کے اندر طلسماتی مناظر پیش کرتا ہے۔ اس ریسٹورنٹ میں بیٹھ کر لوگ کھانا کھاتے ہوئے بحر ہند کے حیران کن حسن کا براہ راست مشاہدہ کرتے ہیں۔

(سنڈے ایکسپریس 18 دسمبر 2011ء)

علمی بحث کرتے اور بہت سے مواقع پر میری تصحیح کروایا کرتے تھے، مختلف دلائل کو عام فہم پنجابی زبان میں سمجھاتے، لوگوں سے دینی معاملات پر بات کرتے ہوئے ان کو ایک مخصوص خوشی کا احساس ہوتا جو میں نے کبھی کسی اور موقع پر ان کے چہرے پر نہیں دیکھا۔

ان کے جانے کا غم اپنی جگہ لیکن دل اس خیال سے اطمینان پاتا ہے کہ انہوں نے اپنی ساری زندگی اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے اور اطاعت میں گزاری۔

اے خدا بر تربت او ابر رحمت ہا ببار
داخلش کن از کمال و فضل در بیت النعیم

مکرم عبدالشافی بھروانہ صاحب۔ سیرالیون

میرے والد مکرم سردار محمد بھروانہ صاحب

مورخہ 7 فروری 2013ء کو میرے پیارے والد مکرم سردار محمد بھروانہ صاحب بعمر 73 سال حرکت قلب بند ہونے کے باعث وفات پا گئے۔

خاکسار کے دادا جان مکرم احمد خان بھروانہ صاحب جو چنڈ بھروانہ ٹھٹھہ شیریکا سے تعلق رکھتے تھے۔ انہوں نے پچاس کی دہائی میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے دست مبارک پر بیعت کی تھی، اس وقت میرے والد صاحب کی عمر قریباً دس سال تھی، بیعت کے بعد اس کم عمری میں بھی ان کو دعوت الی اللہ کا نہایت درجہ شوق تھا جو آخر عمر تک رہا، ان کا یہی شوق خاکسار کے لئے بھی مشعل راہ ثابت ہوا۔

خاکسار اپنے والدین کا اکلوتا بیٹا ہے جب خاکسار پیدا ہوا تو انتہائی حد تک بیمار ہوگیا، ڈاکٹروں نے کہا کہ اب اس کا بچنا محال ہے جس پر محترم والد صاحب نے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کو ایک خط تحریر کیا اور بتایا کہ ان کی خواہش ہے کہ ان کا بیٹا بڑا ہو کر واقف زندگی بنے اور سلسلہ کا خدمت گار ہو لیکن اب ڈاکٹر کہتے ہیں کہ اس کے بچنے کی کوئی امید نہیں ہے۔ اس پر حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے جواباً تحریر فرمایا کہ نومولود کا نام عبدالشافی رکھ دیا جائے۔ اللہ تعالیٰ شفا دے گا۔ چنانچہ ایسا ہی کیا گیا اور اسی کی برکت سے اللہ تعالیٰ نے خاکسار کو شفا عطا فرمائی۔ والد صاحب مرحوم نے بچپن سے ہی خاکسار کو توجہ دلانی شروع کر دی تھی کہ تم نے بڑے ہو کر خادم سلسلہ بننا ہے۔ چنانچہ میٹرک کے بعد خاکسار کو اللہ تعالیٰ کے فضل سے جامعہ احمدیہ میں داخلہ مل گیا۔

اپنی زندگی میں محترم والد صاحب ایک نہایت پُرجوش اور کامیاب داعی الی اللہ رہے، ان کی وفات پر حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے خطبہ جمعہ میں فرمایا:

دعوت الی اللہ کا بڑا شوق تھا ان کو چھوٹی عمر سے ہی جو آخر تک قائم رہا۔ آپ کی دنیاوی تعلیم تو کوئی خاص نہیں تھی، صرف پرائمری تھی لیکن حضرت مسیح موعود کی اور خلفاء کی کتب خاص طور پر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی کتب کا بڑا گہرا مطالعہ تھا۔ جھنگ کے دیہاتی ماحول میں لوگوں کی طبائع کے لحاظ سے آپ نے صداقت احمدیت کے دلائل تیار کر رکھے تھے۔ جو مقامی جھنگوی زبان میں پیش کرتے تھے جن کا سننے والوں پر بہت اثر ہوتا تھا۔ آپ کو جماعت جھنگ کی طرف سے مختلف جگہ مناظروں کے لئے بھجوایا جاتا تھا (دعوت الی اللہ) کے سلسلہ میں اس قدر نڈر تھے کہ لوگوں اور جگہ کی کبھی پرواہ نہیں کی اور دشمنوں کے درمیان بھی بلا جھجک چلے جایا کرتے تھے، احمدیت کی سچائی کا اظہار کرتے تھے۔ کئی دفعہ مدمقابل چیں بجبیں ہو کر اوچھے ہتھکنڈوں کا استعمال کرتے لیکن یہ بات کبھی بھی ان کی (دعوت الی اللہ) اور اظہار حق کے راستے میں روک نہیں بنی۔ ان کی عادات سے واقف تھے علاقے کے اکثر لوگ، ان کی موجودگی میں کبھی کسی کو احمدیت پر اعتراض کرنے کی جرأت نہیں ہوتی تھی، انہیں (دعوت الی اللہ) کے لئے کسی بھی جگہ، کسی بھی وقت بلایا جاتا کبھی انکار نہ کرتے بلکہ سب مصروفیات چھوڑ کر وہاں پہنچ جاتے۔

(خطبہ جمعہ مورخہ 15 فروری 2013ء)

مجھے یاد ہے کہ جب میں چھوٹا تھا تو اکثر والد صاحب مرحوم اپنے غیر از جماعت مسلمان دوستوں کے عزیز و اقارب کی وفات پر تعزیت کے لئے جاتے اور شاید ہی کوئی موقع ایسا ہو جب وہاں جا کر انہوں نے دعوت الی اللہ نہ کی ہو، بات فاتحہ پڑھنے سے شروع ہوتی یا ہاتھ اٹھا کر دعا نہ کرنے سے، وہ ہمیشہ وہاں موجود تمام مجلس کو احمدیت کا پیغام ضروری پہنچاتے اور ایسا کرتے ہوئے ان کا انداز اکثر فخریہ ہوتا تھا جیسے اظہار کر رہے ہوں کہ امام وقت نے ایک خزانہ ان کو دیا ہے جو دنیا میں احمدی کے علاوہ کسی کے پاس نہیں۔

تمام عمر دعوت الی اللہ کو انہوں نے ہر کام پر فوقیت دی تھی، اگر رات کو بھی کسی کو دعوت الی اللہ کرنے کا موقع ملتا تو فوراً اپنا آرام ترک کر کے دعوت الی اللہ کو ترجیح دیتے تھے، اس نوعیت کے کئی واقعات میں سے ایک واقعہ میں خاکسار کو بھی اپنے ساتھ لے گئے اور تمام رات اپنے ایک دوست کو جو ان دنوں جھنگ آیا ہوا تھا صداقت احمدیت کے دلائل سمجھاتے رہے، اس کے تمام سوالوں کا نہایت تحمل سے جواب دیتے اور پھر اس سے کہتے کہ اور کوئی بات بتاؤ جو تمہیں احمدیت قبول کرنے سے روکتی ہو اور پھر اس کے سوال کے ہر پہلو کا کافی و شافی جواب دیتے۔ یہ سلسلہ صبح تک چلا۔ واپس جانے کے بعد ان کے اس دوست نے بیعت کر لی اور اپنے گھر ایک خط لکھا جو ان کے گھر والوں نے مجھے دکھایا، اس میں تحریر تھا کہ ”میں ایک دیہاتی شخص سے ملا جو تمام دن مجھے مویشیوں میں الجھا نظر آتا تھا لیکن ایک رات میں نے اس کی باتیں سنی تو مجھے علم کا ایک دریا نظر آیا۔ بیشک یہ سب ان میں حضرت مسیح موعود اور خلفاء کی کتب کے بار بار مطالعہ سے آیا تھا۔

خاکسار جب بھی جامعہ احمدیہ ربوہ سے چھٹی پر گھر آتا تھا تو نہایت شوق سے خاکسار کے ساتھ

محترم محمود احمد شاہد بنگالی صاحب

وہ خلافت کا تھا عاشق صاحب اکرام تھا
دین کی خدمت میں اس کا مرتبہ اور نام تھا

زندگی ساری خدا کی راہ میں قربان کی
احمدیت کی محبت میں ہی اپنی جان دی

خادمِ انسانیت تھا وہ بہادر رہنما
ہر کسی سے پیار سے ملنا وتیرہ تھا سدا

وہ خلیفہ کا تھا خادم اور سلطانِ نصیر
اس کی خدمت سے بھی تھے خوش راہِ مولا کے اسیر

خوبیاں اس کی بتائیں میرے آقا نے تمام
سارے کا سارا ہی خطبہ کر دیا ہے اس کے نام

اس سے بڑھ کر خوش نصیبی دے گی کیا اس کو مقام
پیارے آقا کی محبت کے ملے ہیں اس کو جام

میرا مولا رحمتیں نازل کرے اس پر سدا
جنت الفردوس بھی مولا کرے اس کو عطا

خواجہ عبد المومن

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

تقریب آمین

مکرم مقصود احمد قمر صاحب مربی سلسلہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے پوتے ذیشان احمد ولد مکرم نعمان احمد صاحب عمر 8 سال نے اللہ تعالیٰ کے فضل سے قرآن کریم ناظرہ کا پہلا دور مکمل کر لیا ہے۔ بچے کی تقریب آمین مورخہ 21 ستمبر 2014ء کو بیت الواحد جماعت ہونسلو ساؤتھ لندن میں منعقد ہوئی۔ مکرم مبشر احمد کاہلوں صاحب مفتی سلسلہ نے بچے سے قرآن کریم سنا اور دعا کروائی۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ بچے کو قرآن کریم پڑھنے، سمجھنے اور اس کی تعلیمات پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

ولادت

مکرم مقصود احمد قمر صاحب مربی سلسلہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کی بیٹی مکرمہ مدیحہ قمر صاحبہ اہلیہ مکرم یاسر نصیر صاحب کو اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل و کرم سے مورخہ 11/اگست 2014ء کو پہلے بیٹے سے نوازا ہے۔ نومولود کا نام ریان نصیر تجویز ہوا ہے۔ نومولود مکرم محمد نصیر صدیق صاحب کا پوتا ہے اور مکرم مولانا محمد صدیق شاہد صاحب گورداسپوری کی نسل سے ہے۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے نومولود کو صحت و سلامتی والی لمبی عمر والا، نیک، صالح، خادم دین اور والدین کی آنکھوں کی ٹھنڈک بنائے۔ آمین

درخواست دعا

مکرم محمد یوسف بقاپوری صاحب ایڈیشنل جنرل سیکرٹری اسلام آباد تحریر کرتے ہیں۔

مکرم میجر (ر) محمد یوسف خان صاحب سیکرٹری ضیافت جماعت احمدیہ اسلام آباد مارچ 2012ء سے مثانہ میں کینسر کی وجہ سے بیمار ہیں۔ کیموتھراپی کے بعد ان کا مورخہ 8/اکتوبر کو آپریشن متوقع ہے۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ خدا تعالیٰ کامل و عاجل شفا عطا فرمائے اور خدمت دین کی توفیق پانے والی فعال عمر عطا کرے۔ آمین

تاریخ احمدیت ضلع سیالکوٹ

امارت جماعت احمدیہ ضلع سیالکوٹ بفضل اللہ تعالیٰ تاریخ احمدیت سیالکوٹ مرتب کر رہی ہے جن رفقاء کی اولاد ضلع سیالکوٹ سے کسی دوسری جگہ ہجرت کر گئی ہے ان سے درخواست ہے کہ وہ امارت ضلع سیالکوٹ سے جلد از جلد رابطہ کریں تا کہ تاریخ کا کام جلد مکمل کیا جا سکے۔

رابطہ فون نمبر: 052-4597078

فیکس: 052-4597078

موبائل: 0336-7867730، 0300-6109210

Email:muneerahmadnwl@yahoo.com

amarat.zila.skt@gmail.com

پوسٹل ایڈریس: ایم۔اے۔آر جنرل سٹور 27 پیرس روڈ سیالکوٹ۔

(امیر ضلع سیالکوٹ)

ولادت

محترم منور احمد صاحب اسسٹنٹ سیکرٹری مال دارالفتوح شرقی ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مورخہ 13۔اگست 2014ء کو خاکسار کے چھوٹے بیٹے مکرم مبشر احمد مان صاحب مربی سلسلہ وقف جدید ربوہ کو پہلے بیٹے سے نوازا ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نومولود کو وقف نو کی بابرکت تحریک میں قبول فرمایا ہے۔ جس کا نام مدبر احمد مبشر تجویز ہوا ہے۔

اسی طرح مورخہ 13 ستمبر 2014ء کو خاکسار کے بڑے بیٹے مکرم مسلم احمد شہزاد صاحب آف آسٹریلیا کو اللہ تعالیٰ نے پہلے بیٹے سے نوازا ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نومولود کو وقف نو کی بابرکت تحریک میں قبول فرمایا ہے۔ جس کا مونس شہزاد نام تجویز ہوا ہے۔ نومولودگان مکرم محمد سلیم اختر صاحب آف جرمنی کے نواسے ہیں۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولودگان کو نیک، صالح، مخلص، خدام دین، والدین اور دیگر افراد خانہ کی آنکھوں کی ٹھنڈک بنائے، ہر آن ان کا حامی و ناصر ہو۔ نیز خلافت کے جاں نثار ہوں۔ آمین

گوندل کے ساتھ پچاس سال

گوندل کراکری سے گوندل بینکوئیٹ ہال | بکنگ آفس: گوندل کیٹرنگ گولبازار ربوہ

ترقی معیار اور خدمت کی گولڈن جوبلی | ہال: سرگودھا روڈ ربوہ

فون: 0300-7709458, 0301-7979258, 6212758

سلور جوبلی میگزین

(نصرت جہاں اکیڈمی ربوہ)

نصرت جہاں اکیڈمی گرلز کو 25 سال پورے ہونے پر ایک سلور جوبلی میگزین شائع کرنے کی توفیق مل رہی ہے۔ ادارے کے پرانے اساتذہ اور طالب علموں سے گزارش ہے کہ وہ اپنے دور کی سنہری یادوں اور باتوں سے مزین مضامین میگزین میں اشاعت کی غرض سے 20/اکتوبر تک بذریعہ ای میل یا بذریعہ ڈاک ارسال فرماویں مختلف مواقع پر لی گئی یادگار تصاویر بھی شامل اشاعت ہوں گی۔

پوسٹل ایڈریس: نصرت جہاں اکیڈمی گرلز اقصیٰ چوک ربوہ۔

Email:njagirls@nazarattaleem.org

(پرنسپل نصرت جہاں اکیڈمی گرلز سکول ربوہ)

اعلان دارالقضاء

(مکرم عبدالمنان خان صاحب ترکہ مکرمہ شریفاں بی بی صاحبہ)

مکرم عبدالمنان صاحب نے درخواست دی ہے کہ خاکسار کی دادی محترمہ شریفاں بی بی صاحبہ وفات پا گئی ہیں۔ ان کے نام قطعہ نمبر 17-18 بلاک نمبر 5 محلہ دارالیمن برقبہ 1 کنال میں سے 1/16 حصہ بطور مقاطعہ گیر منتقل کردہ ہے۔ لہٰذا یہ حصہ جملہ ورثاء میں بحصص شرعی منتقل کر دیا جائے۔ جملہ ورثاء میں مکرم عبدالکریم خان صاحب اور حسینہ بی بی صاحبہ دونوں وفات یافتہ ہیں چونکہ ان دونوں کے نام مذکورہ قطعہ کا کچھ رقبہ پہلے بھی منتقل کردہ ہے۔ لہٰذا یہ حصہ بھی ان کے نام منتقل کر دیا جائے بعد میں ان دونوں کے ورثاء درخواست دے کر رقبہ اپنے نام منتقل کروالیں گے۔

تفصیل ورثاء

1۔ مکرم عبدالکریم خان صاحب (بیٹا)

2۔ مکرمہ حسینہ بی بی صاحبہ (بیٹی)

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ کسی وارث یا غیر وارث کو اس منتقلی پر اگر کوئی اعتراض ہو تو وہ تیس (30) یوم کے اندر اندر دفتر ہذا کو تحریراً مطلع فرمائیں۔ (ناظم دارالقضاء ربوہ)

اعلان دارالقضاء

(مکرمہ صاحبزادی امۃ الجمیل بیگم صاحبہ ترکہ مکرم ناصر محمد سیال صاحب)

مکرمہ صاحبزادی امۃ الجمیل بیگم صاحبہ نے درخواست دی ہے کہ میرے خاوند مکرم ناصر محمد سیال صاحب وفات پا گئے ہیں۔ ان کے نام قطعہ نمبر 14.B بلاک نمبر ق محلہ دارالصدر کل رقبہ 2 کنال 85 مربع فٹ میں سے نصف حصہ بطور مقاطعہ گیر منتقل کردہ ہے۔ یہ پلاٹ میرا ہی تھا کسی ضرورت کے تحت میں نے اس پلاٹ کا نصف حصہ اپنے خاوند کے نام لگوایا تھا۔ لہٰذا یہ پلاٹ میرے نام منتقل کر دیا جائے۔ جملہ ورثاء میں سے تمام بچوں نے بھی تحریری طور پر یہی موقف دیا ہے کہ یہ پلاٹ ہماری والدہ صاحبہ کا ہی تھا کسی ضرورت کے تحت انہوں نے اس پلاٹ کا نصف حصہ ہمارے والد صاحب کے نام لگوایا تھا۔ لہٰذا ہمارے والد صاحب کے نام منتقل کردہ حصہ ہماری والدہ صاحبہ کے نام منتقل کر دیا جائے۔

تفصیل ورثاء

1۔ مکرمہ صاحبزادی امۃ الجمیل بیگم صاحبہ (بیوہ)

2۔ مکرمہ سعدیہ احمد خان صاحبہ (بیٹی)

3۔ مکرمہ صوفیہ احمد صاحبہ (بیٹی)

4۔ مکرمہ یاسمین ملک صاحبہ (بیٹی)

5۔ مکرم ظاہر احمد صاحب (بیٹا)

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ کسی وارث یا غیر وارث کو اس منتقلی پر اگر کوئی اعتراض ہو تو وہ تیس (30) یوم کے اندر اندر دفتر ہذا کو تحریراً مطلع فرمائیں۔ (ناظم دارالقضاء ربوہ)

ملازمت کے مواقع

پنجاب پبلک سروس کمیشن نے فارسٹری، وائلڈ لائف اینڈ فشریز اور لیبر اینڈ ہیومن ریسورس ڈیپارٹمنٹس میں ملازمتوں کا اعلان کر دیا ہے۔ تفصیلات اور آن لائن اپلائی کرنے کیلئے وزٹ کریں۔

www.ppsc.gop.pk

مری کورپس نان پرافٹ آرگنائزیشن کو لاہور کیلئے فنانس اسسٹنٹ کی ضرورت ہے۔ ایسے افراد جنہوں نے اکاؤنٹس یا اس سے متعلقہ شعبہ میں گریجوایشن کی ہو اور دو سال کا تجربہ رکھتے ہوں، درخواست دینے کے اہل ہیں۔

کمپائن فیبرکس لمیٹڈ لاہور کو اسسٹنٹ ننٹگ منیجر، شفٹ ننٹگ سپروائزر، جی جی ٹی انچارج جی جی ٹی آپریٹر اور منیجر کیو ایم ایس کی ضرورت ہے۔

بینک الفلاح لمیٹڈ کو مختلف شہروں کیلئے ریلیشن شپ ایگزیکٹوز (فریش گریجوایٹس) اور ریلیشن شپ مینیجرز کی ضرورت ہے۔ آن لائن اپلائی کرنے کیلئے وزٹ کریں۔

http://careers.bankalfalah.com

آغا خان یونیورسٹی ہسپتال کراچی نے ٹرینی ٹیکنالوجسٹ کلینیکل لیبارٹری میں ٹرینی شپ کا اعلان کر دیا ہے۔ ایسے احباب جن کی تعلیم BS یا MS ہو اور اس شعبہ میں دلچسپی رکھتے ہوں اپلائی کرنے کے اہل ہیں۔ آن لائن اپلائی کرنے کیلئے وزٹ کریں۔

www.aku.edu/careers/currentvacancies

منسٹری آف ڈیفنس (ڈیفنس ڈویژن) راولپنڈی کو اسسٹنٹ، سٹینو ٹائپسٹ، یوڈی سی اور ڈرائیور کی آسامیوں کیلئے درخواستیں مطلوب ہیں۔

نوٹ: اشتہارات کی تفصیل کیلئے 21 ستمبر 2014ء کا اخبار روزنامہ جنگ ملاحظہ فرمائیں۔

(نظارت صنعت و تجارت ربوہ)

V.Chip بلڈ ٹیسٹ کرنے والا آلہ

ہیوسٹن کے میتھوڈسٹ ہاسپٹل ریسرچ انسٹیٹیوٹ اور ایم ڈی اینڈرسن کینسر سینٹر کے سائنسدانوں نے کریڈٹ کارڈ سائز کا ایک آلہ تخلیق کیا ہے جس میں خون کا صرف ایک قطرہ ڈال کر 50 مختلف اقسام کے بلڈ ٹیسٹ کے نتائج فوری طور پر معلوم کئے جا سکتے ہیں اور اس پر لاگت بھی صرف 10 ڈالر آتی ہے۔ یہ آلہ ڈاکٹر لی ڈونگ فن کی قیادت میں ایک ٹیم نے تیار کیا ہے جس کا نام Volumetric Barchart Chip یا مختصراً V-Chip رکھا گیا ہے۔ یہ آلہ شیشے کی دو بہت پتلی شیٹس پر مشتمل ہے جن کے درمیان 50 بہت چھوٹے مگر لمبے گڑھے سے ہیں۔ ان میں سے ہر گڑھے میں مختلف اقسام کی اینٹی باڈیز ہوتی ہیں جن کا انتخاب مخصوص پروٹینز کے ساتھ جڑ جانے کی صلاحیت کے پیش نظر کیا جاتا ہے۔ ان تمام گڑھوں میں ایک اینزائم بھی ہوتا ہے جسے Catalase کہتے ہیں۔ اس کے ساتھ ہائیڈروجن پر آکسائیڈ اور ایک رنگ ہوتا ہے۔ خون کا ایک قطرہ یا جسم سے خارج ہونے والے کسی دوسرے سیال مادے کا قطرہ V-Chip کے ایک سرے پر موجود گڑھے میں رکھا جاتا ہے۔ ابتداء میں تمام گڑھے ایک دوسرے سے بالکل الگ الگ ہوتے ہیں لیکن جب شیشے کی ان دونوں پلیٹوں کو ایک دوسرے کی مخالف سمت میں حرکت دی جاتی ہے تو یہ تمام گڑھے سیال مادے کی آڑی ترچھی لکیروں کی صورت میں ایک دوسرے سے مل جاتے ہیں۔

جب کسی گڑھے میں موجود اینٹی باڈیز کسی اہدافی شے مثلاً انسولین، مخصوص ڈرگ یا وائرس کے ساتھ ردعمل ظاہر کرتی ہیں تو ''کیٹالاس'' متحرک ہوتا ہے اور ہائیڈروجن پر آکسائیڈ کو آکسیجن اور پانی میں تقسیم کر دیتا ہے۔ یہ گیس رنگ کو گڑھے سے ملی ہوئی لکیر میں اوپر کو پہنچا دیتی ہے۔ اس لکیر میں رنگ جتنی اونچائی تک جاتا ہے، نمونے میں موجود چیز کی مقدار اتنی ہی زیادہ ہوتی ہے۔

(www.meriurdu.com)

درخواست دعا

۞ مکرم تیمور احمد خان صاحب باب الابواب غربی ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے چچا مکرم رانا محسن محمود صاحب کی گزشتہ ماہ موٹر سائیکل کے حادثہ میں بائیں ٹانگ کی ہڈی ٹوٹ گئی تھی جس کو راڈ ڈال کر باندھا گیا ہے۔ فضل عمر ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔ زخم کافی بہتر اور مندمل ہو رہا ہے۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ مولیٰ کریم محض اپنے خاص فضل وکرم سے صحت کاملہ وعاجلہ عطا کرے اور ہر قسم کی پریشانی سے محفوظ رکھے۔ نیز فعال زندگی عطا کرے۔ آمین

مثالی وقار عمل

''روحانی پاکیزگی چاہنے والوں کیلئے ظاہری پاکیزگی اور صفائی بھی ضروری ہے۔''

(ارشاد حضرت مسیح موعود)

۞ مورخہ 3/اکتوبر 2014ء کو ربوہ میں بعد نماز فجر مثالی وقار عمل کا انعقاد کیا جائے گا۔ تمام احباب اپنے گھروں کے سامنے صفائی اور پانی کے چھڑکاؤ کا خصوصی اہتمام کریں۔ نیز مورخہ 26 ستمبر تا عیدالاضحیٰ حلقہ میں موجود زائد کانٹے دار جھاڑیوں کو تلف کرنے کا اہتمام کریں۔ تمام خدام و اطفال سے اس وقار عمل میں بھرپور حصہ لینے کی اور والدین سے بھی بھرپور تعاون کی درخواست ہے۔

(مہتمم مجلس خدام الاحمدیہ مقامی ربوہ)

ماہر امراض معدہ وجگر کی آمد

۞ مکرم ڈاکٹر محمد محمود شیخ صاحب ماہر امراض معدہ وجگر مورخہ 28 ستمبر 2014ء کو فضل عمر ہسپتال میں مریضوں کا معائنہ کے لئے تشریف لائیں گے۔ ضرورت مند احباب وخواتین ڈاکٹر صاحب موصوف کی خدمات سے استفادہ کیلئے ہسپتال تشریف لائیں اور پرچی روم سے اپنی پرچی بنوا لیں۔ مزید معلومات کیلئے استقبالیہ ہسپتال سے رجوع فرمائیں۔ (ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

ربوہ میں طلوع وغروب 27 ستمبر

طلوع فجر	4:38
طلوع آفتاب	5:57
زوال آفتاب	11:59
غروب آفتاب	6:02

ایم ٹی اے کے اہم پروگرام

27 ستمبر 2014ء

6:15 am	حضور انور کا خطاب برموقع جلسہ سالانہ جرمنی
8:20 am	دینی وفقہی مسائل
12:00 pm	خطاب حضور انور برموقع جامعہ احمدیہ یوکے کنونشن 2013ء
4:05 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ 26 ستمبر 2014ء
6:00 pm	انتخاب سخن Live
9:15 pm	راہ ہدیٰ LIve
11:25 pm	کنونشن جامعہ احمدیہ یوکے

ایک نام
مغل بینکوئیٹ ہال
کھانوں کے اعلیٰ معیار اور بہترین سروس کی ضمانت دی جاتی ہے
پروپرائٹر محمد عظیم احمد فون: 6211412,03336716317
لیڈیز ہال میں لیڈیز ورکرز کا انتظام نیز کیٹرنگ کی سہولت میسر ہے
فون: 0336-8724962

چلتے پھرتے بروکروں سے سیمپل اور ریٹ لیں۔
وہی ورائٹی ہم سے 50 پیسے یا 1 روپیہ کم ریٹ میں لیں
گنیا (معیاری پیمائش) کی گارنٹی کے ساتھ
ہماری خواہش ہے کہ آپ کی لاعلمی کی وجہ سے کوئی ناجائز فائدہ نہ اٹھا سکے۔ سرامکس ٹائل بھی دستیاب ہے۔
اظہر ماربل فیکٹری
15/5 باب الابواب درہ سٹاپ ربوہ
موبائل: 03336174313

STAFF REQUIRED

Skylite Communications requires staff for its Rabwah Office for the following posts:

1. **HR MANAGER**
   - **Qualification:** MBA (Human Resource Management)
   - **Experience:** Minimum of 5 Years as an HR Manager
2. **CUSTOMER SUPPORT REP**
   - **Qualification:** Minimum Graduation Required Well Versed in English, Good Computing & Communication Skills, IELTS more than 6 Bands will be a plus.
   - **Experience:** 2 to 3 Years in the relevant field

Interested candidates should send their CV at Jobs@skylite.com along with their documents and an introductory letter from their Jama'at.

فاتح جیولرز
www.fatehjewellers.com
Email:fatehjeweller@gmail.com
ربوہ فون نمبر: 0476216109
موبائل 0333-6707165

وردہ فیبرکس
اتحاد کاٹن 3P، کھدر 3P، لیلن 3P، اور اس کے ساتھ ساتھ سردیوں کی تمام نئی ورائٹی 2014-15 دستیاب ہے کسی بھی 3 سوٹ کی خریداری پر 1 سوٹ بالکل فری حاصل کریں نیز لیلن کے بوتیک سٹائل کُرتے بھی دستیاب ہیں
چیمہ مارکیٹ بالمقابل الائیڈ بینک اقصیٰ روڈ ربوہ
0333-6711362

اعلان داخلہ او لیول (IGCSE)
☆ خدا کے فضل سے کیمبرج یونیورسٹی کے تحت (IGCSE) O, level کے منعقدہ امتحانات 2014ء ادارہ ہذا کا رزلٹ 100 فیصد رہا۔
خوشخبری
☆ اسی خوشی کے موقع پر 31 ستمبر تک ٹوئنکل سٹار اکیڈمی اور سٹار اکیڈمی ربوہ میں نرسری تا ہشتم بچوں کا داخلہ ایڈمیشن فیس کے بغیر لیا جائے گا۔
☆ نئی او لیول کلاسز کے لئے داخلہ ٹیسٹ یکم اکتوبر 2014ء کو ہوگا۔
مزید معلومات کیلئے درج ذیل نمبرز پر رابطہ کریں۔
سٹار اکیڈمی کالج روڈ ربوہ: 047-6213786
ٹوئنکل سٹار اکیڈمی ناصر آباد شرقی ربوہ: 047-6211872

FR-10

اک قطرہ اس کے فضل نے دریا بنا دیا
انٹرنیشنل موٹرز لاہور
تمام جاپانی گاڑیوں کے پرزہ جات دستیاب ہیں

KOHISTAN STEEL
DEALERS OF PAKISTAN STEEL MILLS CORPORATION LTD AND IMPORTERS
Talib-e-Dua: Mian Mubarik Ali